۲- ہدایت [illegible]

[illegible] زندگی کا مدار [illegible] آسان [illegible] زبان میں [illegible]

[illegible]

[illegible] کا [illegible]

[illegible] شربت [illegible]

[illegible] شربت لیمو [illegible] فوائد [illegible]

[illegible] مختلف [illegible]

[illegible] امراض [illegible]

قسم کے بخار۔ خناق [illegible] ذات الجنب۔ ذات الریہ [illegible]

[illegible]

الغرض بلا مبالغہ [illegible] اور [illegible]

عمل بھی کیا جا [illegible]

۳- رسالہ غذا۔ اسمیں پانی [illegible] کے [illegible]

افعال و غذا کے ہضم وغیرہ کی [illegible] کیفیت [illegible]

بیان ہے اور [illegible] کے کھانوں کے فوائد [illegible]

کھانوں کے پکانے کی ترکیبیں درج ہیں۔ ضخامت [illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible]

۴- رسالہ بدہضمی۔ مرض بدہضمی کا بیان و علاج ڈاکٹری و یونانی [illegible]

ہے۔ ضخامت پونے گیارہ جز۔ قیمت [illegible] محصول [illegible]

۵- معالجات حاذقان ہند و مجربات اطبائے فرنگ۔ اسمیں تمام امراض [illegible]

علم طب و چند امراض مثلاً نامردی و جریان وغیرہ [illegible]

بیان کئے گئے کہ پہلے مرض کی حقیقت و علامات اور [illegible]

[illegible]

مین مجرب مین ... طلوع ادویہ و انگریزی ہین اونکی تمام کتابون اور مختلف اخبارون سے بڑی
جانفشانی کے ساتھ تلاش کرکے لکھا ہے۔ ضخامت ۳۴ جز قیمت معہ محصول ۱۲ ہے

۶۔ گنجینہ طب حصہ ۴ یہ اسی عام فہم اردو کی کتاب کا ہر ایک بیان بیدک و طبابت
و ڈاکٹری سے ہے۔ حصہ اول مین دواؤن کے سود ہشتے کشتہ۔ مربہ و مغسول کرنے کہار
نمک۔ ست خیسانہ۔ جوشاندہ۔ روغن بنانے۔ کشتون کے ضرر و فوائد۔ عناصر کے نام
ادویہ کے بگڑنے کا عرصہ۔ معارض۔ اوزان کا ذکر ہے۔ حصہ دوم مین ۵۰۰ دواؤن
کے نام و خواص و فوائد و مصلح و ماہیت و مقدار کا بیان ہے۔ ہر دوا کا ہندی نام شروع
مین ہے حصہ سوم مین بیماریون کا مختصر علاج ہے مگر نئے ڈھنگ سے جسکو بلا مبالغہ فقیرلوگ یا انکے
یا حکما کے چیلے کہنا چاہیے کیونکہ یا تو صرف مفرد دوا سے علاج کرنا لکھا ہے یا صرف پانی یا گھی یا
دودہ سے یا کسی عضو کو ملنے یا بات چیت کرنے سے یا کسی شے کو دکھانے یا پاس رکھنے
سے یا بھید بھاؤ طریقہ سے یا فقرا یا حکما کے اوس طریقہ سے جسکو وے بیسیون برس
خدمت کرا کے اپنے شاگردون کو بتاتے تھے حصہ چہارم مین ادویہ کے عربی فارسی ہندی ڈاکٹری و
سنسکرت نامون کی فہرست ہے۔ قیمت معہ محصول تین روپیہ چار آنے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحے۔

۷۔ معدن الحکمت۔ یہ اردو کی کتاب چوتھی بار طبع ہوئی ہے۔ ضخامت ۸۰۰ صفحہ
قیمت معہ محصول و رجسٹری للعہ

حصہ اول مین علم طب کے شروع ہونے و ترقی پانے حصہ دوم مین حیلی بل و اسباب
و شبہ آدمی کی شناخت نامردی و شناخت وضع فطری و زنا بالجبر و اسقاط حمل و طفل کشی و
بیہ لگنے و شناخت بیماریون و زخمون و زخمی لاش و شناخت خون معمولی موت یا ڈوبکر یا پھانسی یا
گلا گھٹ کر یا دم بند ہوکر یا فاقہ یا سردی یا آگ یا بجلی یا زہر سے مرنیکا بیان ہے جو ڈاکٹرون
و وکیلون و مختارون کے نہایت کارآمد ہے۔ حصہ سوم مین آتشک و سوزاک و بواسیر
و جریان منی و زکام و نزلہ و قبض و کمزوری و ہیضہ وغیرہ ترانوے بیماریون کی
علامات اور انکا انگریزی و ہندوستانی مجرب و مختصر علاج اور بہت سے متفرق نسخے
۵۰ قسم کے لذیذ و مقوی ہندوستانی کہانے مثلاً نارنگی پلاؤ و مزعفر بریانی
سالن و کوفتے و حلوے و فرنی و پنج کمود و فالودہ و یاقوتی وغیرہ اشیا کی

[illegible]

[illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

خواص کا [illegible]

[illegible] بہت [illegible]

[illegible]

[illegible]

گھنٹے [illegible]

[illegible] کی جڑ [illegible]

[illegible]

۸- پنڈت [illegible] بہت [illegible] صاف کرنے [illegible]

[illegible] وغیرہ کی [illegible]

[illegible] آواز [illegible]

[illegible] کی حقیقت گویائی کی صفت - آواز [illegible] کے [illegible]

کے قواعد - گلا بیٹھنے کی [illegible] علامات و علاج - آواز [illegible] والے [illegible]

[illegible] وغیرہ [illegible] کے ضروری قواعد [illegible] ایک بیان [illegible]

[illegible] ویدک کی رو سے ہے ضخامت [illegible] قیمت مع محصول ۳؍

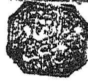
۹- کشف [illegible] یہ رسالہ [illegible] آواز کا ترجمہ ہندی زبان میں [illegible]

ناگری حرفوں میں ہے ضخامت [illegible] قیمت مع محصول [illegible] آنے ؛

۱۰- ویدک [illegible] دوسری بار طبع ہوئی ہے [illegible]

[illegible] ناگری حرفوں و ترجمہ ہندی زبان میں ہے قیمت مع محصول [illegible]

[illegible] (اردو) ضخامت [illegible] قیمت مع محصول [illegible]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر گروہ والے اپنے مذہب کو اللہ کی طرف سے جانتے ہین اور بانی مذہب کو سچا رسول یا رہنما یا نائب خدا مانتے ہین اور بہت سے مسائل ہین تو تمام مذاہب کا اتفاق ہے مثلاً جھوٹ و زنا و قتل و چوری وغیرہ کی برائیون - دیانتداری و رحمدلی و ہمدردی و راستبازی وغیرہ کی بھلائیون کے سب قائل ہین مگر بہت سے مسٔلے متنازعہ فیہ بھی ہین - چنانچہ جنمین اختلاف ہے اُن مین سے ایک کثرت ازدواج بھی ہے - ان کہتے ہین کہ اس بارے مین ہمارے سچے رسول کے ذریعہ سے ہمکو یہہ حکم پہنچا ہے

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا

یعنی پس نکاح کرو جو خوش لگے تم کو سوائے اُنکے عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کرو تم پس ایک ہے - یا جنکے مالک ہون دائین ہاتھ تمھارے - یہہ بہت نزدیک ہے اس سے کہ بے انصافی کرو -

اسی طرح [illegible]

صاحب [illegible] میں [illegible]

اسلئے یہ حکم [illegible] ہے

میں [illegible] کرنا چاہیے [illegible] اور

[illegible] ہے

چاکو الک [illegible] میں لکھا ہے کہ اگر عورت [illegible]

دائم المریض [illegible] ہو یا [illegible] لڑکے پیدا ہوتے [illegible]

[illegible] کرنا جائز ہے اور [illegible]

[illegible] اشلوک سے صرف ایک

عورت کا کرنا جائز ہوتا ہے لیکن [illegible] میں جو لکھا ہے کہ ہم قوم کی عورت

ہوتے ہوئے [illegible] اگر [illegible]

اور اپنی قوم کی متعدد عورتیں ہوں تو ان میں [illegible] بعض پہلے [illegible]

[illegible] انجام کرا دے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ سابق میں بھی [illegible]

[illegible] نہیں اور وہ جائز سمجھی جاتی تھیں ۔

منو سمرتی کی نوین ادھیا اشلوک ۸۰ وا میں لکھا ہے کہ عورت شراب خوار یا [illegible]

خدمت نہ کرنے والی یا دائم المریض یا دولت برباد کرنے والی یا بانجھ ہو یا اسکی اولاد زندہ

نہ رہتی ہو یا لڑکیاں ہی ہوا کرتی ہوں یا بدزبان ہو تو دوسرا بیاہ کر لینا

چاہیے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ بلا [illegible] ایک عورت کے ہوتے ہوئے دوسری

نہ کرے ۔ اگر نوین ادھیا کے ۱۲۲ سے لیکر ۱۲۵ تک اور ۱۴۸ سے ۱۵۶ تک جو اشلوک [illegible]

حصص مین ہین اور اشلوک ۱۹۸ سے پایا جاتا ہے کہ ست جگ یعنی پچھلے نیک زمانہ مین بھی ایک مرد کئی عورتین کرتا تھا اور چونکہ وہ جائز سمجھی جاتی تھین اسواسطے ہر ایک کی اولاد کو باپ کے مال سے حصہ ملنیکا حکم ہے ٭

مسطورہ بالا احکام برہمن وچہتری وویش تینون برنون سے متعلق ہین اور شودرون کی بابت بقول پنڈت شادی رام صاحب لکھنوی نے سندھ مین لکھا ہے کہ اون کی قوم وخاندان مین قدیم سے جیسا رواج ہو اسکے مطابق ایک یا کئی عورت کر سکتے ہین ٭

پنڈت صاحب موصوف یہہ بھی فرماتے تھے کہ قانون تو منوسمرتی کا ہی جایز ورائج ہے لیکن ویشنو شاستر مین لکھا ہے کہ جب کوئی ایسا مغلوب الشہوت ہو کہ غیر عورتون کی طرف خیال جائے اور کسی طرح طبیعت قابو مین نہ آئے تو دو یا تین یا چار شادی تک کر لینا چاہئے مگر سب عورتون کے تمام حقوق برابر رکھے ذرا بھی فرق نہونے پائے۔

اور یہہ بھی فرمایا کہ مہابھارت وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص راجہ کو اسقدر عورتین کرنا جایز ہے کہ جہانتک غلبہ کام دیو فرو ہوسکے ٭

تاویلات کر کے سمجھئے یا درحقیقت کہ ہندوون مین کئی شادیان کرنا دہرم شاستر کے خلاف نہین ہے مگر چند رشیون کا قول سنا اور ایک کتاب مین بھی پڑہا کہ کئی عورتون کی نسبت ایک عورت کرنا اعلے وافضل ہے ٭

جون ڈیون پورٹ صاحب کے قول کو صحیح مانا جائے تو اونہون نے اپنی کتاب اپالوجی آف محمد اینڈ قران مین انجیل کی کئی آیتون سے ثابت کر دیا ہے کہ عیسائیون مین ایک سے زیادہ نکاح کرنا اونکی شرع کے احکام کے خلاف نہین ہے ٭

ایک عزیز محقق میرے مہربان پادری صاحب نے عندالاستفسار فرمایا کہ انجیل اقدس

کی آزادی سے تو [illegible] ایک [illegible] اور [illegible]
دوسرون کے واسطے [illegible] ہو گئے [illegible] ایک [illegible]
[illegible] اور [illegible] اصطلاحی [illegible]
مذہب [illegible] آگیا ہے

ہندوستان [illegible] مسلمان و ہندو [illegible] جو زیادہ [illegible] اور [illegible] بھی بعض [illegible]
کی ان اوراق پر [illegible] سبب [illegible] تو یہ ہے جو بیان ہوا [illegible]
مذہب کا طبیعت پر [illegible] اسکی طرف [illegible]
[illegible]

ایسے [illegible] ایک سے [illegible]
نکاح مذکورہ کرا [illegible] سبب یا رواج کم ہو گیا [illegible]
[illegible]
سب اسی کے قدم [illegible]

[illegible] تو ایک سے زیادہ بیوی ہرگز نہیں کرتے اور [illegible]
[illegible] کا رواج ہے مگر بنگالہ کے [illegible]
[illegible] ان کرلیتے ہیں اور اس فعل کو ناجائز بھی [illegible] ہے
بقول جون [illegible] صاحب یونان و روما و فرانس وغیرہ کے عیسائی [illegible]
ایک سے زیادہ نکاح کرتے تھے مگر [illegible] کے پادریوں [illegible]
[illegible] ایک سے زیادہ نکاح کرنیکی اجازت [illegible] اور [illegible]
[illegible] ایک بیوی کرنے کا رواج ہو گیا اور اب اس رسم کا اثر مغربی لوگوں پر [illegible]

پڑا کہ کوئی اُن مین ایسا کرے تو وہ مستوجب سزا ہوتا ہے اور شرقی لوگون مین کئی نکاح جایز ہونے کے سبب اُن پر وہ طعن کرتے ہین ٭

جس حالت مین رسم و رواج یا مذہبی احکام کے سبب کروڑون آدمی ایک سے زیادہ بیوی کرنے کو جائز سمجھتے ہین اور کروڑون ناجائز - تو ہر ایک غور کرنیوالے کی طبیعت ضرور اس مسئلہ کی تحقیق کی جانب مائل ہوتی ہوگی - پس کل متنازعہ فیہ مسائل کے کھوٹا کھرا پرکھنے کے لئے جو دو کسوٹی ہین ایک احکام مذہبی - دوسرے دلائل عقلی - اُسی سے اُس کی تحقیق ہوسکتی ہے - مگر پرکھنے سے پہلے یہہ جاننا ضرور ہے کہ کون آدمی کس کسوٹی کو پسند کرتا ہے چنانچہ بہیئت مجموعی کل مذاہب پر نظر ڈالی جائے تو چار قسم کے آدمی پائے جاتے ہین ٭

اوّل سچّے صادق و فقراء کامل کا گروہ جنکو کسی کے تنازعہ و بحث سے سروکار نہین - اپنی ایک دُھن مین لگے ہین - جو سمجھگئے وہ سمجھے ہوئے ہین - کچھہ کھوٹا پرکھین نہ کھرا ٭

دوسرے وہ ہین جو آج کل پرانی فیشن کے کہلاتے ہین ٭

یہہ اگر مسلمان ہین اور اون کا لباس دیکھئے تو نہ سر پر عربی عمامہ ہے - نہ گلے مین ڈھیلا کرتہ - نہ ٹانگون مین تہمد - اور نہ کاندہے پر یزدیانی یا کالی کملی کہانا دیکھئے جو کھجور روغن زیتون کیا ثرید و ہریسہ سے بھی نفرت کرتے ہین - وہ شیرین کلامی کو سون نہین کہ غیر قوم کا آدمی شمشیر برہنہ لیکر مارنے کو آئے اور پکا مسلمان ہوجائے نہ وہ شجاعت ہے کہ شرک دور کرنیکے لئے تین آدمی تین ہزار مین گھس جائین اور نعرہ تکبیر سے بڑے بڑے

[illegible]

[illegible] سے [illegible] کو سمجھا [illegible] ہے

[illegible]

[illegible] بیچارے [illegible] کی [illegible]

[illegible] والا [illegible] تیار [illegible]

[illegible] رنگ [illegible] گر پڑے تو [illegible] ہے

[illegible] کہ شاید سوال میں [illegible] حرام ہے [illegible]

[illegible] حکم [illegible]

[illegible] ۲۱۰ [illegible]

اور سیکڑوں ہزاروں باتیں نئی ایجاد کر کے دکھائیں ۔

اگر بستی میں ہوتے نہ سر پر [illegible] پگڑی [illegible] دار بیجا جامہ ۔

نہ پیشمیری دھوتی ۔ نہ موٹے کپڑے کی [illegible] سر سے پیاں [illegible]

پوشش نہ کھانے کے لئے درختوں سے گرے ہوئے پھل [illegible]

نہ مول ۔ نہ وہ اتنا دور [illegible] ہے کہ [illegible] جیسے کیا جانوروں کی [illegible]

کرنے کو دھرم سمجھیں ۔ نہ وہ ریاضت کہ عمر کا بڑا حصہ جنگل و بیابان میں

کاٹ دیں ۔ نہ وہ ہمت کہ پیٹ باندھ کر لنکا پر چڑھ جائیں ۔ نہ وہ خلق کہ

جنگلیوں کو اپنا بنا لیں ۔

[illegible] دیکھیے تو کہاں ہے وہ سادہ نباہ کرنا ۔ کہاں ہے وہ [illegible] کا

کھانا ۔ کہاں ہے وہ حلم کہ کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال [illegible]

کردین - کہان ہے وہ انسانی ہمدردی کہ بلاغرض عمر بہر مریضون کے معالجہ
مین مصروف رہین ؛

الغرض زمانہ کے تغیرات نے ان کی حالتون کو ایسا بدل دیا ہے کہ پہلی سی رنگت نہ
پہلی سی بو ہے - مگر یہہ لوگ دل مین بہی سمجہتے ہین کہ ہم اسی دین و آئین پر ہین جسپر
ہمارے آبا و اجداد تہے - گو انکا لباس و طعام و طریق و صورت و سیرت کیسی
ہی متغیر ہو گئی ہو مگر گفتگو کے وقت اپنے اپنے مذہب و قدیمی رواج کو پسند کرتے
ہین فعل جیا ہے جیسے ہون لیکن زبانی حد شکنی کو برا جانتے ہین ؛
تیسرے گروہ کے وہ آدمی ہین کہ جب زمانہ پلٹا کہاتا ہے تو اپنے تمام انتظام
معاشرت کو آہستہ آہستہ بدل ڈالتے ہین مگر مذہب و رواج کو بہی ساتہہ
رکہتے ہین یعنی ہر ایک تغیر کو بذریعہ تاویلات مذہبی احکام سے ملا دیتے ہین ؛
چوتہے - وہ ہین جو زمانہ کی ہوا کو ذرا بہی بدلتا دیکہین تو زمانہ سے پہلے خود
پلٹا کہانے کو طیار رہین - رسوم قدیم کے مٹانے کی دہن سمائے تو خواہ کچہہ روز بعد پہر
اسی کو اختیار کرین مگر ایک بار تو اچہے کا خیال رکہین نہ برے کا بالکل کایا پلٹ
کر دین - طب کی طرف دہیان جائے تو بقراط و افلاطون کے مسائل کو منسوخ کر کے
اپنے مسئلے جمائین اور پہر ان پر بہی قائم نہ رہین اور کچہہ نئی بات سوجہے تو اسکو
اختیار کر لین - دیگر علوم پر نظر ڈالین تو بڑے بڑے نامی حکماء سلف کی غلطیان
نکال کر اپنی تحقیقات کو صحیح جانین - مذہب کی طرف توجہ کرین تو جہانتک ممکن
مذہبی احکام کو زمانہ کے ساتہہ ملائین اور جو نہ ملے تو اوسے مصنوعی و افترا گو
ٹہہرا کر خارج کر دین - الغرض اس گروہ کے آدمی بظاہر ایک مذہب کے کچہہ پابند

ہوتے ہین لیکن وہ حقیقت [illegible] مین شبہ [illegible] قطع [illegible]
قانون قدرت کو [illegible] ہین اور انکا خیال ہے [illegible] ہون ہو۔
ایسا ایک چہار گروہ [illegible] پہلا ہین سے [illegible] وہ تو تنانچ کر [illegible] اپنے
کیونکہ وہ [illegible] اپنی [illegible] کر [illegible] والے [illegible] افعال کو نہ [illegible]
رسوم قدیم کے [illegible] لیکن اقوال انکے [illegible] قصے ہین ہو [illegible] مثال
پہلے کی کتابون [illegible] لوگون سے سُنے ہین لیس [illegible] اپنے مذہب
[illegible] مطابق [illegible] ہین بھی [illegible] رکھنا اور [illegible] سمجھتے
چاہیئے جیسے [illegible] اور عقل کو دخل [illegible] تیسرے گروہ
والے افضل الناس اعقل الناس کے بموجب عقل کو بہترین آدمیون
مین سے سمجھتے ہین اور عقل سے بھی کام لیتے ہین - یہ [illegible]
بابت اُسکے گفتگو کرسکتے ہین [illegible] احکام مذہبی [illegible]
حدود شرعی سے باہر نہین ہوتے [illegible] اگر کوئی مسئلہ خلاف [illegible] اکثر
معلوم ہو تو بذریعہ تاویلات چسپان کردیتے ہین اور [illegible] کی بابت
یا مذہب سے سروکار نہین رکھتے - انکے نزدیک بھی کھوٹا کھرا [illegible] کے
لئے احکام مذہبی کے سوا کوئی کسوٹی نہین ہے - چوتھے گروہ کے آدمی
جسطرف اکثر طبیعتون کا میلان آج کل ہے اور جو قانون قدرت کی [illegible]
ہین اور کسی ایک حالت پر قایم نہین رہنا چاہتے - دل چلون کے دل کا غبار
نکالنے کے لئے یہ عمدہ جلسہ اور عقل کے گھوڑے دوڑانے والون کو وسیع
میدان ہے ؞

اگرچہ ہر سہ فریق مذکورہ بالا مین کسی کو یارا دم زدن نہین اور یہان ہر طرف سے آزادی آزادی کی صدا آتی ہے ۔ اونکے کو کچھ کہنے یا کرنے کی ممانعت ہے نہ اعلیٰ کو مگر تجربہ سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام یا تو امیرون و رئیسون کی رائے کو وقعت ہوتی ہے یا مشہور و نامی حکما و علما کی رائے کو ۔ پہر مجہے اپنی رائے کا ظاہر کرنا فضول ہے جبکہ مین کوئی رئیس ہون نہ بڑا مشہور عالم ۔ لیکن اس فریق کے اصول کے مطابق مجہکو بہی اختیار حاصل ہے بدین وجہ اس مسئلہ کی بابت جو کچھ میری سمجھ مین آرہا ہے وہ لکہتا ہون ٭

قبل اسکے کہ خاص مسئلہ کی بابت کچھ لکہون چند باتون کا جتلانا ضروری سمجہتا ہون ٭

اوّل ۔ اکثر یوروپین مہذب اور اُنکے مقلد کثرت ازدواج کو عیاشی مین داخل کرکے اُسے ناجائز سمجہتے ہین مگر مین ایک منکوحہ سے بہی کثرت مباشرت کو از روے طب جایز نہین جانتا بلکہ اُس ایک شخص کی مانند جو دنیا کے تمام جہگڑون کو عورت کی وجہ سے بتایا کرتا تھا مین اکثر خرابیون کو کثرت مباشرت سے منسوب کرتا ہون ٭

نومن کلیچر آف ڈزیزز مین ۱۱۴۶ بیماریان شمار کی گئی ہین ۔ بیدون نے بیماریون کا شمار ۱۱۶۷ لکہا ہے عام مسلمانون سے سنا کہ تین ہزار بیماری ہوتی ہین جنمین سے ایک ہزار کا حال تو اطبا کو معلوم ہے باقی کا حال و علاج باتا ہے ۔ بہرحال جسقدر امراض دنیا مین آدمیون کو ہوتے ہین

سبب ضعیف تو ضعف یا کثرت جماع سے میرے نزدیک یہ ہے ضرور ہین جنکا سبب جماع ہے

کو ہین مگر ... تا ہون کیونکہ کچھ امراض تو ایسے ہین جو بسبب احتیاطی ... تے ہین

جیسا کہ آتشک و سوزاک والی مریضہ کے ساتھ مجامعت کرنے سے پیدا امراض اور

آتشک نتائج مثلاً درد مفاصل - چنبل ... دماغی ... ان حبس البول

وغیرہ پیدا ہوتی ہین - شکم سیری مین یہ فعل کرنے سے فالج لقوہ - نقرس

درد کمر درد پشت - قولنج - عرق النسا - داء الفیل ورم خصیہ وغیرہ

خلو معدہ مین کرنے سے ضعف بصر - لاغری ... ان - یرقان - سل وغیرہ

عوارض مین سے کوئی عارضہ لاحق ہو جاتا ہے - بعد غسل

... مین نہانے سے بقول اطبا رعشہ و استسقاء استرخا ہو جاتا ہے ۔

بہت سے امراض مثلاً ضعف بصر - دوران سر - ... جذام ...

جنون - فالج - خفقان - ... سل وغیرہ جماع کی زیادتی سے

پیدا ہوتے ہین اور صرف یہی امراض کیا زیادتی کے سبب سے ...

جو ضرور پیدا ہونگی وہ سیکڑون بیماریون کی بنا ہے ۔

سید احمد خان صاحب بہادر نے اسپر مضمون لکھنے کا چاہا تھا جسکا یہ ...

مسلمانون کے لڑکے کیا طبعاً غبی ہوتے ہین ؟ اور بچپن مین تو نہین معلوم

ہوتے ہین مگر بڑے ہو کر کیون غبی ہو جاتے ہین ؟

پس وہ مضمون تو اس وجہ سے نہین لکھا کہ چھوٹے منہ سے بڑی بات

نکالنا فضول ہے لیکن اس بارہ مین جو میری رائے ہے اس کا خلاصہ

یہی ہے کہ مسلمانون مین اگر یہ قباحت درحقیقت ہے تو اسکا بڑا سبب کثرت

مباشرت سے ہے - کیونکہ جب کوئی اس فعل کی زیادتی کرتا ہے تب اول لاغری و کمزوری شروع ہوتی ہے - پھر بھی باز نہ رہے تو دل غمگین رہتا ہے - آدمیون کی صحبت سے نفرت ہو جاتی ہے - کام کرنے کو جی نہین چاہتا - تھوڑی محنت سے دل دھڑکنے لگتا ہے - ہر بات مین خوف کرتا ہے - قوت حافظہ کم ہوجاتی ہے - قوت متخیلہ مین فتور ہو جاتا ہے - مزاج مین چڑچڑاپن آجاتا ہے - تمام کام سستی سے کرتا ہے - جریان منی - یا ضعف باہ یا نامردی یا جنون یا سوزش حرام مغز یا ذیابیطس یا خفقان یا سل کا عارضہ ہوجاتا ہے اور آخر کسی سخت مرض کا بہانہ ہوکر مرجاتا ہے ؛

ایک ایسے عیاش کے گناہون کی سزا صرف اسکا مرجانا ہی ہوتا تو غنیمت تھا لیکن امراض مذکورہ مین سے بہت سے مرض مثل آتشک کے موروثی ہین جو نسلاً بعد نسلاً چلے جاتے ہین اور کمزور والدین کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے پس دیگر اقالیم کے مسلمانون کا حال تو بخوبی معلوم نہین مگر ہندوستانی مسلمانون کی بابت تو بہت آدمیون کا یہہ خیال ہے کہ جب یہہ دولت و سلطنت کے مالک ہوئے اور ہندیون نے ان کی تلوار کا لوہا مان لیا تو بے کھٹکے ہو کر آرام طلبی و عیاشی کی سوجھی اور اکثر آدمیون کے نزدیک عیش کا مقصد اعلیٰ جو کثرت مباشرت ہے وہ ان کو حاصل ہوا تو پھر اسکے نتائج مین مبتلا ہوئے یعنی تمام ہمت و شجاعت و ذکاوت رخصت ہوئی - تھوڑی دیر کی سخت مفت رسان لذت کے حاصل کرنے اور پھر بدل ماتحلل کے تقاضے سے عمدہ عمدہ غذا کھانے و کمزوری کے سبب سونے و سست پڑے رہنے کے سوا تمام

کا تمام چشمہ ملک و دولت و علم و شرافت کی ترقی ہوتی ہے بھول گئے - اور
اولاد جو دنیا میں آئی اپنے بزرگوں کے عیاشی کے طریقے جو دیکھے تو اسمیں
روز بروز ترقی کی اور کثرت مباشرت کے جو نتایج ہیں ان میں [illegible]
کی سند حاصل کرلی یعنی کمزور والدین کی اولاد ہوئی کمزور رہوتی چلی آئی
اور آرام طلبی و کاہلی جو پیدا ہو گئی تو [illegible] سے سلطنت [illegible] میں
زوال آگیا - مفلس ہو گئے - محتاج کے [illegible] مبتلا ہو
اور رفتہ رفتہ تمام قوم میں تو اکثر مسلمانوں [illegible] طالع ایسا کمزور ہو گیا
کہ اوسط محنت کے [illegible] نہیں ہوتے - جیسے جو [illegible]
کرتے ہیں اسمیں بہت جلد ہمت ہار جاتے ہیں - اگرچہ ذاتی ذہانت
کی وجہ سے بچپن میں ذہین معلوم ہوتے ہیں مگر جسم و دماغ کی ضعف
کمزوری [illegible] تعلیم [illegible] ترقی [illegible] پہنچ کے
حاصل کرنے میں محنت دماغی درکار ہے اسمیں کامیاب نہ [illegible]
بے علمی و کمزوری و کم ہمتی و خراب تعلیم و افلاس نے ان کی یہ حالت کر دی
کہ علمیت و حکومت کیا زراعت و حرفت و تجارت و ملازمت وغیرہ تمام [illegible] میں
اپنے ہمسروں سے بھی کم رتبہ ہو گئے

الغرض زوال سلطنت کی وجہ افلاس کا باعث - بہت سے امراض کا
سبب بھی کیا اچھی طرح غور کر کے دیکھا جائے تو میرے نزدیک تمام
دینی و دنیاوی ترقیات کی مانع و باعث مباشرت کی زیادتی ہے اسی
طرح ہو سکتا ہے کہ بغیر عیاشی کثرت ازدواج کو میں بہتر سمجھتا ہوں

دوم اللہ نے مجھے اس آفت سے بچایا ہے لیکن پر لسنے قصوں و کھانیون
نے ہی ہمین اسبات سے آگاہ نہین کیا کہ جس مرد کے دو یا زیادہ بیویان ہوتی
ہین اُسکی زندگی بوجہ تنزاع خانگی کس آفت سے کٹتی ہے بلکہ کہی جگہہ مین سے
بچشم خود دیکھا اور سنا تو لکھنو کے امیرزادے ابوطالب خان کا قول یاد آجاتا
ہے جسنے یورپ کی سیر سے آکر ایک کتاب لکھی تہی اور اُسمین لکھا ہے کہ دو
بیویون کے ہمراہ رہنے سے دو شیرون کے ساتہ رہنا آسان ہے ؛

اگر کوئی غریب دو بیویون کا شوہر ہے تو دیگر نزاع خانگی مین دخل دینے
کے علاوہ اُنکے خورد و پوش کا سامان برابر مہیا کرنے کی ہی اسقدر فکر ہوتی
ہے کہ زندگی وبال جان ہو جاتی ہے ۔ اور جو امیر ہے اور محتاج سے
مستغنی تو ایک بیوی اپنی طرف کہینچتی ہے اور دوسری اپنی طرف ۔ اور
جس ایک طرف میان جہکتے ہین تو دوسری ناراض ہو کر اپنے میان اور اُنکی
چہیتی بیوی کے تمام عیش اور خوشی کو خاک مین ملا دیتی ہے دو بیاکہی
بیویون کی اولاد مین اکثر ایسے جہگڑے ہوتے ہین کہ ایک دوسرے کی عزت و
مال کیا خون کا پیاسا ہو جاتا ہے ؛

عام لوگون مین ایک چور کی کہانی مشہور ہے خدا جانے وہ سچ ہے یا جہوٹ
مگر کم درجہ کے بعض دو بیوی والون کی حالت کو دیکھہ کر معلوم ہوتا ہے کہ
شاید صحیح ہو اور صحیح نہو تو حسب حال تو ضرور ہے اور وہ یہ ہے ۔

کوئی چور ایک دولتمند نامہذب شخص کے یہان چوری کرنے گیا اُسکے دو
بیویان تہین ایک بالاخانہ پر رہتی تہی اور دوسری نیچے کے مکان مین

سوائی کے بالاتفاق [illegible]

کے پاؤں [illegible]

شوہر کو [illegible]

[illegible]

ارادہ کا اقرار کیا

جب قانون [illegible] سے [illegible] ہوگیا اور [illegible]

[illegible] آزادی دیا دین

[illegible] کیا کہ خواہ [illegible]

[illegible]

برابر صحبت [illegible] مین نہین ہوتی ۔

قصہ مختصر ایک خاوند [illegible] اولاد مین

اتفاق تو بہت کم دیکھا جاتا ہے [illegible]

ہے کہ اس گھر سے بیش [illegible]

اور اس بات سے مجھ انکار نہین ہے تو پھر کب ممکن ہے کہ ایسی صورت [illegible]

بیوی پر کبھی بیوی کرنیکو ترجیح دون ۔

سوم کہتے ہین کہ از روے مردم شماری دنیا مین عورتین زیادہ ہین مگر

جب تک ضرورت ثابت نہ کیجاے صرف انکی زیادتی اس بات کی دلیل نہین

ہوسکتی کہ ایک مرد کئی [illegible] کر سکتا ہے کیونکہ چوکے یا دسترخوان پر

کھانا زیادہ چنا ہو تو یہ ضرور نہین کہ بہت سا کھا لیا جاوے ۔

چہارم - کثرت ازدواج کو ناجایز جاننے والے لکھتے ہین کہ کئی بیویان کرنے سے زن وشو کے مساوات کے درجہ مین فرق پڑجاتا ہے اور جو لوگ جایز سمجھتے ہین وہ شاید بے دلیل اس سے انکار کرتے ہین لیکن مین اقرار کرتا ہون کہ عورتون کو برابری کا حق حاصل نہین ہوتا - مگر میرا یہ خیال بہی ہے کہ کئی بیویان کیا ایک بیوی ہو توبہی انتظام کی خوبی اسی مین ہے کہ مرد وعورت کا رتبہ مساوی نہو بلکہ مرد مثل بادشاہ کے سمجھا جائے اور عورت مثل وزیر کے ✢

اگرچہ آج کل اکثر آدمیون کا یہی خیال ہے کہ اس آزادی کے وقت مین عورت ومرد کیا کل انتظام مدارج گڈمڈ ہوکر برابر ہو جائین تو بہتر ہے مگر گزشتہ وموجودہ زمانہ کے اعلیٰ وادنےٰ لوگون کے تعلقات کو بنظر انصاف دیکہا جائے توصاف معلوم ہو سکتا ہے کہ دعوی کرنا - کتابون مین لکہدینا اور بات ہے اور عمل کرنا اور بات ہے ✢

ہندو جس زمانہ مین اعلیٰ درجہ کے مہذب وسرب بیاپک کے مسئلہ سے خوب واقف تھے - جب ہندوستان کے مالک ہوئے اور یہان کے قدیم باشندے انکے مطیع ہو گئے تو اُن کو ہمسر نہ بنایا بلکہ خدمتگاری کا درجہ عطا فرمایا ✢

مسلمانون کا مذہبی قول ہے کہ جب کسی فرقہ کو کسی گروہ کا آدمی اسلام قبول کرلے تو اسکے تمام حقوق مساوی ہوجاتے ہین لیکن ہنگیر ون دیار باشون کے علاوہ فیصدی کسقدر شیخ سید مغل پٹہان ایسے ہین جو ایک غریب مسلمان

تو پھر یا چولا سے ... [illegible]

اہل یورپ بھی ایسا مان گیا ... آج تک کسی کو [illegible]

ہوئی اور ان کو بھی ... [illegible] ... کے حقوق کو ہم برابر

جانتے ہیں مگر ایک معقول ... [illegible] ... نے یورپ کے کسی ... [illegible] ... کی یہ

جیسے بیان کی کہ عرصہ ہوا جب ایک شخص نے ... [illegible] ... لکھ کر ثابت

سب کا درجہ مساوی ... [illegible] ... مضمون ... [illegible] ... تھا

سب نے پسند کیا اور اسکو یہاں تک شہرت ... [illegible] ... بادشاہ کے کانوں تک بھی

اور بادشاہ نے بھی اوس مضمون کو دیکھا تو مصنف ... [illegible]

کے ساتھ ... [illegible]

نے جب شرم دلا کر اسکے مضمون کی غلطی اس پر ظاہر کی۔

اگر یہ کہا جائے کہ اس زمانہ میں ... [illegible] ... میں جو غلطی تھی یا ایک

دو شخص کی غلطی سے سب پر حرف نہیں آسکتا ... [illegible]

سمجھے جاتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہے تو پھر نیشنل کانگریس کے سامنے بڑے بڑے اہل ... [illegible]

علماء نے کیوں شکایت کی ہیں ؟

اور بہت سے عقلا کیوں انکی شکایت کو بجا سمجھتے ہیں ؟

کوئی ہندوستان کا ... [illegible] ... دیسی عیسائی و خاص یورپ کا ... [illegible] ... عام ... [illegible]

جلسوں میں کیوں فرق کیا جاتا ہے ؟

ہرگز نہیں۔ حق یہ ہے کہ ... [illegible] ... زبانی ... [illegible]

کر کے گذشتہ و موجودہ واقعات پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید منشاء قدرت یہی ہے کہ خداوبندون حاکم و محکوم فاتح و مفتوح عالم و جاہل قوی و کمزور اُستاد و شاگرد پدر و فرزند مرد و عورت کے مدارج یکسان نہ سمجھے جائین بلکہ ضرور اُن مین فرق ہونا چاہئے۔ ہان۔ یہہ کسیطرح مناسب نہین ہے کہ اعلیٰ درجہ والے ادنےٰ درجہ والونکو کمزور یا وحشی یا نیم وحشی سمجھکر اُن پہ ظلم کرین یا اون کے واجبی حقوق کا لحاظ نہ رکھین۔

پس یہہ دلیل کہ کئی بیویان ہونے سے زن و شوہر کا درجہ مساوی نہین رہتا ایسی نہین ہے جسکی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز یا ناجائز سمجھا جاوے۔

پنجم۔ جون ڈیون پورٹ صاحب لکھتے ہیں کہ افلاطون اور ایک اور نامی حکیم پور قدوس نے ایک سے زیادہ نکاح جائز ہونے پر کتابین لکھی ہین۔

اگرچہ یہہ دستور ہے کہ جب تصدیق کلام کے لئے کسی نامی حکیم کا قول پیش کیا جاتا ہے تو اکثر آدمی اُسکو تسلیم کر لیتے ہین لیکن جب ہمنے اُن کتابونکو نہین پڑہا اور نہ اُنکے مضامین سُنے جو ہکو واضح طور پر معلوم ہوتا کہ وہ کون سے معقول دلائل ہین جنسے کثرت ازدواج کو اُنھون نے جائز ٹہرایا ہے تو پھر صرف ایک مورخ کے کہنے پر بے دلیل مان لینا خلاف عقل نہین ہے تو کیا ہے؟

ششم۔ مون صاحب کہتے ہین کہ گرم ملکون مین بہ نسبت سرد ملکون کے عورتین جلد بالغ و بہت ہی جلد بوڑہیا ہو جاتی ہین بدینوجہ مشرقی گرم ملکون

ہین کوئی عورتین کرتا تھا [illegible]

حقیقی پبلک کی گرمی و سردی کی جہت کچھ [illegible] ہوتا ہے [illegible] شہر ہندو

مین اکثر بارہ برس کی عورتین بالغ ہو جاتی ہین اور [illegible] اس سے

بعد انکے بچے پیدا ہونے لگتے ہین [illegible] اور یورپ [illegible] جنمین بچے [illegible]

کی عورت بالغ ہوتی ہے [illegible] اکثر [illegible] اور

اس سے زیادہ کی [illegible] بعض عورتون سے نکاح کیا [illegible] اولاد

ہوئین مگر یہ دلیل اس وجہ سے کثرت [illegible]

کو مردون کی طاقت [illegible] قدرتی [illegible]

کی گرمی و سردی کا اثر عورت و مرد دونون پر یکسان پڑتا ہے مثلاً

ہندوستان مین عورت کو جو بلوغت کا درجہ بارہ برس کی عمر مین

حاصل [illegible] اگر ایسی تعلیم

بھی ہین کہ ستر و اسی برس کی عمر مین بھی ہندوستان کے مرد صاحب اولاد

ہوئے ہین و ہوتے ہین اور عورتین پچاس برس کی عمر کے بعد حاملہ

ہونے کے قابل نہین رہتین مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ اس عمر مین عورت

ضعیف ہوتی ہین قریب قریب اسی عمر مین مرد بوڑھا ہو جاتا ہے اور ساٹھ

ستر برس کا مرد بخیال اولاد یا بغرض حظ نفس دوسری شادی کرتا ہے

تو لوگ اسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین - اسکے سوا [illegible] کرتے ہین

علاوہ بریں اطباء یونان کا قول ہے کہ جیسا مزاج [illegible] کی عمر [illegible] ہو جاتا

ویسی مزاج ہو یا صفراوی بلغمی ہو یا سوداوی ہو [illegible] عمر تک

[illegible]

[illegible]

تدبیر سے مردوں کو وہ طمانیت جو حاصل ہوتی ہے اور اسقاط حاملگی میں معلوم ہوتی ہے یہ ایک چھوٹی بات ہے لیکن [illegible] ہوتا ہے کہ اصل مقصد منشاء قدرت زن و مرد کی صحبت سے یہ سبب ازدیاد نسل ہے - چنانچہ ہندی حکیم کہتے ہیں کہ جب عورت ایام ماہواری سے فارغ ہو جائے تو سولہ روز تک اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دو ہفتہ یا بقول بعض ایک ہفتہ تک و بقول ڈبلیو ایس کرکسی ایم ڈی [illegible] ہونے سے ایک روز پہلے یا ایک دو روز پیچھے تک زن و مرد یکجا ہوں حمل قرار پاجاتا ہے

بعد قرار پانے حمل بقول ڈاکٹر اکیٹن صاحب عورتون کو اشتہاء نفسانی نہین ہوتی۔ فم رحم بند ہو جاتا ہے۔ حیض نہین آتا۔ حاملہ مریض کی مانند ہو جاتی ہے یعنی بےچینی و بیقراری و کلیجہ کی جلن و بیخوابی و متلی و قے و عدم اشتہا وغیرہ مین مبتلا ہو جاتی ہے۔ کبھی قبض یا یرقان یا ورم پا یا تکلیف تنفس وغیرہ خاص امراض مین سے کوئی مرض ہو جاتا ہے۔ پہلی سی دلفریب صورت نہین رہتی چہرہ پر غمگینی و پژمردگی چھا جاتی ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ کبھی ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہین۔ گاہے مُنہ سے رال ٹپکتی ہے ۔

نو ماہ بعد جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو بقول اکثر چالیس روز تک خون نفاس آتا ہے۔ زچہ کی رنگت زرد اور وہ لاغر ہو جاتی ہے۔

حاملہ کی پستان تو دوسرے مہینے سے بڑھنے لگتی ہین مگر بعد تولد بچہ کے اُن مین دودہ اُتر آتا ہے جس سے یہ قدرت کا منشا معلوم ہوتا ہے کہ بچہ کو اُس کی مان ہی دودہ پلائے چنانچہ ہندوستان مین زیادہ تر عورتین اپنے بچہ کو دودہ پلاتی ہے یورپ والون کی مانند دوسری دایہ سے پرورش نہین کرائی جاتی بلکہ یہان تو اس بات سے بھی کم آدمی واقف ہین کہ جس عورت کو سل یا فالج یا جنون یا مرگی یا سرطان کا عارضہ یا اور کوئی عصبی مرض یا خنازیری مزاج ہو یا ادنے بات سے ڈر جاتی ہو یا زیادہ غصہ ور یا نہایت کمزور مان ہو تو اپنے بچہ کو کسی دوسری دایہ کو دیدے ۔

بچہ کو دودہ پلانے کا عرصہ ڈاکٹرون کے نزدیک ایک سال اور بچہ کمزور

[illegible]

سبب [illegible]

[illegible] پانی [illegible]

[illegible]

اور نقوا [illegible]

سبب قانون قدرت [illegible] بچے [illegible] جنین [illegible] اور [illegible]

ان ایام [illegible] عورت کو منع کرتے [illegible]

عورت کو ہوتے ہیں [illegible]

[illegible] ہونا وغیرہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سے لقا [illegible]

ہو جات [illegible]

[illegible] ہے کہ کبھی کثرت [illegible] بے احتیاطی کے سبب حمل استقاط

ہو جاتا ہے [illegible] زیادہ ایام کا حمل ہو تو گا [illegible]

[illegible] جنین کی

پرورش [illegible] کمزور بچوں پر [illegible] ہے ۔ اور بار بار عورت کو جو شہوت

ہونے کے سبب جنین کی طبیعت کا میلان [illegible] یا [illegible] وغیرہ

جیسے امراض کی طرف ہو جاتا ہے اور آج کل بہت آدمی کمزور وعصبی

امراض میں مبتلا جو دکھلائی دیتے ہیں منجملہ دیگر اسباب کے غالباً اسکا

ایک سبب یہی ہے

بچہ جس کی ماں [illegible] ہو جائے تو وہ تندرست رہتے ہیں

کیونکہ بچہ کو صحیح سالم مان کے دودہ سے زیادہ اور کسی کا دودہ یا اور
کوئی شئے موافق نہین ہوتی اور ایام رضاعت مین بہ نسبت دیگر ایام کے
عورت زیادہ تندرست رہتی ہے اور بلا وجہ خاص صرف اپنے آرام و
عیش کے خیال سے کوئی اس قانون کی پابندی نکرے تو یہہ سزا ملتی ہے
کہ عورت کی چھاتیان پک جاتی ہین یا بار بار حمل ٹھہرنے سے جلد بوڑھیا و
ضعیف ہو جاتی ہین ۔ سرطان کی بیماری سے بقول ڈاکٹر کوپر اکثر
محفوظ نہین رہتین ۔ اور دوسری دایہ کا دودہ پینے یا مصنوعی غذا
سے پرورش پانے کے سبب اپنی مان کا دودہ پینے والے کی نسبتا
بچہ زیادہ تر امراض مین مبتلا ہوتا ہے اور بہت بچون کی جان اس وجہ
سے تلف ہو جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر وینٹر صاحب نے امریکہ و انگلینڈ کے
نقشہ اموات سے ثابت کیا ہے کہ دایہ کے دودہ سے پلنے والے
اپنی مان کے دودہ سے پرورش پانے والے بچون کی نسبت
زیادہ مرتے ہین ۔

ایام رضاعت مین عورت کو حیض کا نہ آنا و بقول ڈاکٹر ایکٹن صاحب
اشتہاء قربت کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ عورت مرد کے پاس
نہ جائے اور اسکے خلاف کرنے سے یہہ ہوتا ہے کہ عورت کو بھی بعض
دفعہ تکلیف ہوتی ہے خصوصاً بچہ ایسی حالت مین دودہ پیتا ہے تو وہ
بیمار پڑ جاتا ہے ۔ اسکو سبز رنگ کے پھٹے پھٹے دست آنے لگتے ہین پیچش ہو جاتی
ہے اور یقیناً بہت بچون کی موت اسی سبب ہوتا ہے ۔

اور بچہ کی عمر کئی ماہ کی ہو اور حمل قرار پا جائے تو دایہ مقرر کرنے سے تو وہی نقصان ہے جو اوپر بیان ہوا اور بوجہ افلاس یا رواج دایہ نہ رکھی جائے تو جنین کو بھی ضرر ہوتا ہے اور بچہ بھی ناکارہ ۔ دودہ پیکر بیمار پڑ جاتا ہے اور آخر مر بھی سکتا ہے ؛

اب انصاف سے سوچنا چاہئے کہ حسب قانون قدرت ایسی حالت مین عورت پوتے دو یا تین برس مجامعت کے قابل نہین رہتی اور اس قاعدہ کو توڑنے سے زن و مرد کو اکثر امراض پیدا ہو سکتے ہین اور بہت سی ننھی جانین اس بے احتیاطی سے یقیناً تلف ہو جاتی ہین تو پھر کیا مرد کے لئے یہ امر ضروری اور نہایت ضروری نہین ہے کہ اس عرصہ مین عورت سے قربت نہ کرے ؟

ہٹ دہرمی و مانے ہوئے اقوال یا اپنے کلام کی پیروی کرنا تو دوسری بات ہے مگر ایام حمل و رضاعت مین مجامعت کرنے سے ایسے ہی نقصان ہین جیسا کہ اطبا نے بیان کئے ہین تو میرے نزدیک اس سوال کا یہی جواب ہوگا کہ زمانہ مذکورہ مین بیشک مرد کو عورت سے علیحدہ رہنا ضرور ہے ؛

اچھا اب مردون کی طرف خیال کرنا چاہئے کہ ایسے جتی و رہبان الشہوت آج کل کسقدر ہین کہ باوجود موجود ہونے کے ایام حمل و رضاعت مین عورت کی قربت سے محترز رہین ؟

اسکے جواب مین کوئی یہ کہے کہ متقدمین حکما مین سے ایک حکیم کا جو قول ہے کہ عمر بھر مین ایکبار جماع کرنا چاہئے ۔ ہمارا عمل تو اسپر ہے ۔ پس ایسے شخص کو مناسب ہے کہ وہ ایک نکاح بھی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہین ؛

اور جو [illegible] کہ ہم تو بقراط کے قول کے [illegible] جیسے سال [illegible]
اس فصل [illegible] ایسے آدمی [illegible] کہ [illegible]
کرے کیونکہ جو ایک سال تک یاد رکھ سکتا ہے ممکن ہے کہ وہ دو یا تین سال تک [illegible]

اور [illegible] معتدل آدمی ہیں [illegible] عقل ورضا [illegible] کی مدت
یا تین سال کی ہے ۔ اس قدر [illegible]
دن ملکوں کے [illegible] اس [illegible] میں ناممکن ہے ۔ [illegible]
جواب ہوگا ۔ کہ یا تو احتیاط کرے [illegible]
مذکور کے خلاف کرے [illegible] ایک [illegible]
قانون قدرت کے مطابق سمجھو اور حاقت و حقیقت و حالت کو ملحوظ کرے [illegible]
عمل کرے اور کسی مذہب کو [illegible]
[illegible]

وما علینا الا البلاغ

تمام شد

داخلہ نمبر
فن نمبر
کتب نمبر

اشتہار

میڈیکل رفارمر

یہ ماہواری رسالہ جسکی ضخامت ۱۶ تا ۲۰ صفحے ہیں اسوقت میں ہر مہینہ شایع ہوتا ہے قیمت سالانہ معہ محصول عہ ششماہی عہ سہ ماہی ۱۲ ر اور ایک پرچہ کی قیمت ۴ ر

آجکل علم طب و جراحی کیمیاگری وغیرہ میں جو ترقیات ہو رہی ہیں اور جنکا جاننا ہر ایک کو ضروری ہے عموماً انگریزی کتب میں جو نہایت ضروری ہیں وہ سب باتیں یعنی نئے و نادر تجربے اطبائے یورپ و امریکہ و ہندوستان کے مشہور تحریر یونانی و ڈاکٹری اخبار و نو طبع کتابوں سے بذریعہ ترجمہ انتخاب کر کے درج ہوا کرینگے۔

سستا اخبار

اسمیں آگرہ کی خبریں مفصل و دیگر ممالک کی خبریں چھوٹے جملوں میں و حفظ صحت کے ضروری قواعد متقدمین و متاخرین حکما کے اقوال و سوانح عمری و دیگر مفید مضامین درج ہوتے ہیں۔ ابھی ہفتہ وار نکلتا ہے۔ چار ورق کی اسکی بساط ہے قیمت بھی نہایت مختصر ہے۔

قیمت سالانہ اہل شہر سے جو خود منگالیں	۱۲ ر
ایضاً جو مطبع کا آدمی پہونچاوے	۱۴ ر
قیمت سالانہ بیرونجات سے معہ محصول ڈاک	عہ ۸

المشتہر سید اولاد علی مہتمم میڈیکل رفارمر و سستا اخبار آگرہ محلہ صابن کٹرہ مطبع ممتازیہ